ڈاکٹر محمد وسیم انجم کی دیباچہ نگاری

عائشہ بیگم

Ayesha Begum

Ph.D Scholar, Department of Urdu,

National University of Modern Languages, Islamabad.

Abstract:

This abstract is a glance at the Debacha Nigari of Dr. Muhammad Waseem Anjum. Dr Muhammad Waseem is prominent researcher, literary man and critic in Urdu literature. He was born in Kahuta in 1961. He wrote many books especially on the subject of research and iqbaliat. He is not a poet but he well knows the literary techniques of the poetry. He is a distinct Debacha Nigar due to his philosophical attitude and deepness of the subject. His writings are based on curiosity and in his literary style there is decency and novelty. Dr. Muhammad Waseem started his work with "Harf-e-Chand" and therein he highlighted the deteriorated situation of the Muslims and identified the reasons of their various troubles and downfall. In short Dr. Muhammad Waseem literary work on Debach Negair apprise us about many books, writers and poets.

دُنیا میں ایسی شخصیات بھی ہیں جن کو قدرت نے ایسے اوصاف و جواہر عطا کیے ہیں کہ ہر خوبی ان کی عظمت و کامرانی کی ضامن ہے۔ انہی میں سے ایک ڈاکٹر محمد وسیم انجم بھی ہیں۔ وہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۱ء اسلوہا تحصیل کہوٹہ میں پیدا ہوئے۔ والدین نے آپ کا محمد وسیم انجم رکھا۔ تعلیم کا آغاز اپنے گاؤں سے ہی کیا۔ بعد میں آپ راولپنڈی آ گئے میٹرک سائنس کے مضامین کے ساتھ پاس کی۔ اس کے بعد انٹر میڈیٹ، بی اے، بی ایڈ، ایم ایڈ، ایم اے اردو، تاریخ، سیاسیات، ایل ایل بی، ایل ایل ایم، ایم فِل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ یہی نہیں بلکہ علم و ادب کی دنیا میں اپنا نام روشن کیا اور انھوں نے

اقبالیات اور تحقیق کے موضوعات پر اکیس کتابیں لکھیں۔ ڈاکٹر محمد وسیم انجم ایک نامور محقق، نقاد اور ادیب ہیں ان کی شخصیت کی بہت سی جہات ہیں۔ اقبال شناسی، تحقیق و تدوین، تبصرہ نگاری، مقالات میں اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔ ان کے بارے میں ناقدین کی آراء کچھ اس طرح ہیں ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر کی رائے کے مطابق:

''علم و ادب کے ساتھ ڈاکٹر وسیم انجم کی وابستگی نہایت گہری بنیادوں پر استوار ہے ۔ وہ ہمہ وقتی ادیب ہیں۔ پچھلے کئی برسوں سے اقبال اور اقبالیات ان کا خاص میدان رہا ہے اور ہے۔ انھوں نے جو لکھا، اس میں محبت، عقیدت اور خلوص کی خوش بُو موجود ہے۔''(۱)

ڈاکٹر وسیم انجم ایک ہمہ جہت شخصیت کے حامل ہیں۔ جدید ادبی رجحانات، وسیع مطالعے اور مسلسل محنت نے ان کی شہرت میں چار چاند لگا دیے۔ بقول ڈاکٹر عابد سیال:

''ڈاکٹر وسیم انجم علمی ادبی حلقوں کی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ انھوں نے جلد ہی وہ مقام حاصل کر لیا ہے جہاں تک پہنچنے کے لیے عمریں لگ جاتی ہیں۔ اپنی منصبی ذمہ داریوں کے حوالے سے وفاقی جامعہ اردو، اسلام آباد کے شعبہ اردو کے صدر ہونے کے ساتھ ساتھ اقبالیات کے میدان میں بھی انھوں نے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ہر دو حوالوں سے ان کی شہرت اور نیک نامی کی وجوہات میں سب سے نمایاں ان کی مسلسل محنت اور یکسوئی ہے۔ انھوں نے دُنیا اور دُنیاداری سے بے نیاز ہو کر اپنے کام کی طرف دھیان رکھا ہے اور سرخرو ہوئے۔''(۲)

سرور انبالوی نے کیا خوب کہا ہے:

نہ خواہش ہے صلہ کی اور نہ کوئی نام کی پروا
ادب کی رات دن خدمت ہمیشہ کام ہے اس کا

وسیم انجم کی شخصیت کی کئی جہتیں ہیں اور ہر جہت کا روپ اور پیکر الگ ہے۔ اسی حوالے سے محمد بشیر رانجھا یوں لکھتے ہیں:

''ڈاکٹر محمد وسیم انجم ایک شخصیت کا نام ہی نہیں بلکہ وہ اپنی ذات میں ایک ایسی انجمن ہیں جس کی کئی جہتیں اور پرتیں ہیں۔ ہر جہت اور ہر پرت میں ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کا نیا روپ اور نیا پیکر سامنے

آتا ہے۔''(۳)

وسیم انجم کی زبان سادہ اور عام فہم ہے وہ اپنے دل کی بات دوسروں کے دل میں گھر کرنے کا ہنر جانتے ہیں۔ بقول گوہر نوشاہی:

''ڈاکٹر صاحب نہ صرف دوستوں کے دوست ہیں بلکہ دشمنوں کے بھی دوست ہیں۔''(۴)

یہ حقیقت ہے کہ قدرت نے دل جیتنے کا ہنر ہر کسی کو نہیں دیا بلکہ چند مخصوص افراد جو قلب گداز اور طبع درویش ہیں ان کو اس نعمت سے نوازا ہے جن میں یہ اعزاز ڈاکٹر وسیم انجم کو بھی ملا ہے۔

ڈاکٹر وسیم انجم کو دیباچہ نگاری کا خاص ملکہ ہے۔ انھوں نے اپنی تحریر میں مختلف شعرائ، ادیبوں، نقادوں اور انشاء پردازوں کو اپنے دیباچوں میں چھپا لیا ہے۔ ان کی تحریروں میں انتہائی گہرائی ہے وہ ہر فن مولا ہیں۔ وہ شاعر نہیں لیکن شاعری کی تکنیک سے بخوبی واقف ہیں ۔ ان کی تحریریں شائستگی، مہذب اور انفرادیت کی حامل ہیں جو قارئین کی دلچسپی کا باعث بنتی ہیں۔ شعر:

جمال زندگی کا عکس ہر تحریر ہے اس کی
یہ تصنیف اس فکر وفن کی خوشبو سے کیا مہکی

وسیم انجم کی دیباچہ نگاری کی عنوانات یوں ہیں:

۱۔ حرفِ چند
۲۔ نیرنگ خیال
۳۔ نسل نو کی نمائندہ شاعرہ
۴۔ یعقوب فردوسی کی ماہیا نگاری
۵۔ خورشید زمان کی ''پہلی کرن''
۶۔ فیض احمد فیض کی شاعری و شخصیت
۷۔ مصنفہ کے نام
۸۔ ایک خوب صورت شعری مجموعہ
۹۔ احساس کی شاعری
۱۰۔ فطرت کے حسین تضاضوں کا ترجمان

ڈاکٹر وسیم انجم نے دیباچہ نگاری کا آغاز حرفِ چند سے کیا ہے اور کتاب کا نام ''حیات فی القبر'' جس کے مصنف محمد اختر رضا کیکوٹی ہیں جو اب سلیمی تخلص رکھتے ہیں اس کتاب میں انھوں نے نہ صرف خوبیوں اور خامیوں کو مدنظر رکھا بلکہ اس کی قدرو قیمت کا احساس بھی دلاتے ہوئے مصنف کی بھرپور حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس کے علاوہ حرفِ چند میں مسلمانوں کی گرتی ہوئی صورت حال اور بے

شمار مسائل سے دو چار ہونے کی اصل وجہ قرآن پاک سے دُوری اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پیر وی کرنے کے بجائے مغرب کی تقلید ہے۔ دراصل ہم اپنی پہچان کو بھول چکے ہیں ہماری پہچان یہ ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں۔اس کے علاوہ اس دیباچہ میں ڈاکٹر صاحب ہمارے تعلیمی نظام اور معاشرے میں فسادات برپا کرنے والے عناصر کی بھی نشاندہی کرتے ہیں۔ بقول ڈاکٹر وسیم انجم:

''یہ افسوس ناک صورت حال ہمارے نظام تعلیم کا منطقی نتیجہ ہے، ہمارے نظام تعلیم میں رشوت ، سفارش ، اسلامی تعلیمات سے دُوری اور غیروں کی تقلید جیسے عناصر نے معاشرے میں فکری، نظریاتی الجھنوں اور فتنوں کو جنم دیا ہے۔جس کی وجہ سے ہم بحیثیت قوم اپنے اصل منشور یعنی قرآن وحدیث سے رہنمائی نہیں لے رہے ہیں۔''(۵)

نیرنگِ خیال اور اُردو ماہیا'' یہ اُردو ماہانہ رسائل کا اولین ماہیا نمبر اکتوبر ۱۹۹۹ء میں نیرنگِ خیا ل نے شائع کیا۔ نیرنگِ خیال کا اجراء حکیم محمد یوسف نے ۱۱ جولائی ۱۹۲۴ء میں لاہور سے کیا۔ یہ ادبی مجلہ جلد ہی شہرت کے بام عروج پر پہنچ گیا کیونکہ اس نے خصوصی نمبروں کا اجراء کیا اور علامہ اقبال کی زندگی میں اولین اقبال نمبر ۱۹۳۲ء میں منظر عام پر آ گیا۔اس کے علاوہ افسانہ نمبر، غزل نمبر، گولڈن جو بلی نمبر، رام نمبر، خاص نمبر، مصر نمبر، فلم نمبر، ایڈیٹر نمبر، مشرق نمبر، خواتین نمبر اور افغانستان نمبر وغیرہ کی اعلیٰ اشاعتیں بھی کیں۔ ماہیا نمبر ۶۲ ماہیا نگاروں کے ماہیوں کا انتخاب ہے۔ڈاکٹر وسیم انجم یوں رقمطراز ہیں :

''عالمی شہرت یافتہ اور موقر ماہوار مجلہ ''نیرنگِ خیال'' کا اولین اُردو ماہیا نمبر سال بھر کی کوششوں کے بعد ترتیب پا کر آپ کے سامنے پیش ہو رہا ہے ۔مجلہ ''نیرنگ خیال'' کے مطالعہ سے ایک بات سامنے آتی ہے کہ اس مجلہ نے اردو ماہیا پر تنویر اقبال ذوالفی کا اولین مضمون ''ماہیے کا ارتقاء'' شائع کیا۔ راقم نے اس کی نشاندہی ڈاکٹر مناظر عاشق ہرگانوی اور حیدر قریشی سے مکاتیب کے ذریعے اور ویکلی ہوٹل ٹائمز میں ایک مضمون میں کر دی ہے۔اس مضمون کے بعد مجلہ ''نیرنگ خیال'' میں راقم کے بیشتر مضامین ومقالات میں اردو ماہیا پر مضامین بھی شائع ہوئے جن میں ''حیدر قریشی کی اردو میں ماہیا نگاری''، ''امین خیال کے ماہیوں کا پہلا مجموعہ'' اور ''حیدر قریشی کے ماہیوں میں عورت کا مقام'' وغیرہ شامل ہیں۔''

وسیم انجم کا تحریر کردہ دیباچہ ''نسل نو کی نمائندہ شاعرہ'' میں انھوں نے صبا حمید کی شاعری کی ظاہری و باطنی کیفیتوں کو بیان کیا ہے جس کی بدولت وہ اصناف سخن کی گرویدہ بنی۔ ان میں غزل، قطعہ، رباعی ہی نہیں بلکہ ماہیا، ہائیکو اور خاص کر نظم بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ ان کی شاعری میں غم اور محبت جیسی کیفیتوں کا عکس دکھائی دیتا ہے۔ شاعرہ کے حساس دل پر غموں کی بوچھاڑ نے کچھ ایسے نقش چھوڑے جو کہ شاعری کا سبب بنے۔ وہ محبت کی متلاشی ہیں۔ ان کی شاعری کا مقصد معاشرے کو غموں سے نجات دلانا اور محبت کا پیغام دینا ہے۔ ڈاکٹر وسیم انجم ان کی شاعری پر روشنی ڈالتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

> ''ان کی شاعری میں جگنو کی ٹمٹماتی روشنی تاریکی کو کاٹتی ہوئی مسافر کو چند ساعتوں کے لیے راستہ دکھاتی ہے۔ اور ایسی ساعتیں کئی بار قاری کو ہمنوا بنا لیتی ہیں اور قاری صبا کی شاعری سے لطف اندوز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور ایسی کیفیت نسل نو کی شاعرات میں کم ملتی ہے۔''(۷)

''یعقوب فردوسی کی ماہیا نگاری'' کے دیباچے میں ڈاکٹر صاحب یعقوب فردوسی کا شمار حمدیہ اور نعتیہ ماہیا نگاروں میں کرتے ہیں کیونکہ انھوں نے حب اللہ تعالیٰ اور حب رسولؐ کے حوالے سے کثیر ماہیے تحریر کیے جو کہ انفرادی کے حامل ہیں۔ اسی وجہ سے فردوسی کو جو اعزاز ملا وہ کم ہی خوش نصیبوں کو ملتا ہے۔ ان کے ماہیوں کی تعریف اور دعائیہ کلمات کے اس مجموعہ میں وسیم انجم رقم طراز ہیں:

> ''فردوسی نے اپنی تمام تصانیف کو حمد و نعت کے پیکر میں ایسے ڈھالا ہے جن کے پڑھنے کے بعد ان کی مختلف جہات کی نقاب کشائی ہوتی ہے کہ انھوں نے اپنی زندگی کو اُسوۂ حسنہ کے عین مطابق گزارنے کا سلیقہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس کا اندازہ ان کے ماہیوں سے با آسانی لگایا جا سکتا ایسے اعزازات بہت کم قلم کاروں کو نصیب فرماتا ہے اور یہ اعزاز یعقوب فردوسی کے لیے مثالی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید ایسے تخلیقی کام کرنے کی ہمت و استقلال عطا فرمائے (آمین)''(۸)

وسیم انجم نے اپنے دیباچے میں خورشد زمان کی ''پہلی کرن'' کے مجموعہ کلام کو متعارف کروایا ہے۔ مصنف کی بھرپور حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ ان کی روشن خیالی، انسانی جذبات سے لگاؤ، جدیدیت کا علمبردار اور پُرعزم شاعر بھی قرار دیا۔ ان کی شاعری میں نوجوان نسل کے احساسات و جذبات اور اُمنگوں کا عکس واضح دکھائی دیتا ہے۔ ان کی شاعری ملی و قومی نظموں کے علاوہ کشمیر، فلسطین

اور چھ ستمبر کے حوالے سے بھی نظمیں اور بعض موضوعات میں استعارہ اور کنایہ، ذو معنی اور عام فہم مضامین شامل ہیں۔ اسی حوالے سے وسیم انجم یوں رقم طراز ہیں:

> ''پہلی کرن'' کا آغاز حمد باری تعالیٰ اور نعت مقبول ﷺ سے ہوتا ہے۔ پھر غزلیات اور ان کے بیچ بیچ نظموں کی چاشنی بھی محظوظ کرتی ہے۔ نظمیں اور غزلیں کثیر الموضوعاتی ہیں۔ ان موضوعات میں غم جاناں، ہجر و وصال کی تڑپ، انسانی خواہشات، منزل کی جستجو اور بے شمار معاشرتی اور قومی مسائل شامل ہیں۔''(۹)

''فیض احمد فیض کی شاعری وشخصیت'' پر تحریر کردہ دیباچے میں ڈاکٹر صاحب نے مصنفہ ربیعہ فخری کی بھرپور حوصلہ افزائی کی اور ان کی دیگر کتب کا بھی ذکر کیا ہے مثلاً تخلیقات، بارش سنگ کے بعد، حبس زندان کا رجائی، بے طلب دوستاں وغیرہ۔ ''فیض احمد فیض کی شاعری وشخصیت'' ربیعہ فخری کا انمول تحفہ ہے جس نے فیض کی زندگی کی نمایاں جھلکیاں اور نئے اچھوتے واقعات منظر عام پر لائے ہیں۔ فیض جیسی شخصیت کا احاطہ کرنا بہت مشکل کام ہے انہی الفاظ کی روشنی میں ڈاکٹر وسیم انجم یوں لکھتے ہیں:

> ''ربیعہ فخری نے فیض احمد فیض کی شخصیت کی کئی پرتیں کھول کر قارئین کرام کو ورطہ حیرت میں مبتلا کر دیا ہے کیوں کہ فیض احمد فیض اور علامہ اقبال جیسی شخصیات کا احاطہ کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے لیکن ربیعہ فخری اس کتاب میں کامیاب وکامران دکھائی دیتی ہیں۔''(۱۰)

''مصنفہ کے نام'' کے عنوان سے یہ دیباچہ ڈاکٹر محمد وسیم انجم نے ''ورق پلٹتے رہے'' ناول کے حوالے سے قلمبند کیا ہے۔ اس کتاب کی مصنفہ مسعودہ نواز ہیں۔ یہ ناول محبت کی ایک داستان ہے۔ اس کے تانے بانے خوب صورتی، چاشنی اور دلچسپی کے ایسے عناصر ہیں جو کہ حقیقت کا منظر پیش کرتے ہیں۔ بقول ڈاکٹر وسیم انجم:

> ''انھوں نے ناول کو بڑے احسن طریقے سے پروان چڑھایا ہے۔ ڈاکے میں ایسا لگتا ہے کہ حقیقی منظر نامہ ہے جس نے حالات کو پل بھر میں بدل دیا اور بہت سے رشتوں کو ایک دوسرے سے الگ تھلگ کر دیا۔''(۱۱)

ڈاکٹر وسیم انجم نے ایک خوبصورت شعری مجموعہ کے نام سے دیباچہ تحریر کیا۔ یہ شعیب ذکریا شیخ کی پہلی کی کاوش ''ساحل پر انتظار'' جو شاعری کا مجموعہ ہے۔ ان کی شاعری دلوں میں گھر کرنے والی ہے کیونکہ اس میں خاص ترنم اور چاشنی ہے۔ ان کی شاعری کے تاثرات کو بیان کرتے ہوئے وسیم

انجم یوں رقمطراز ہیں:

''شعیب کی شاعری احساسات کے لطیف پردوں سے ٹکراتی ہے
اوران کے شعر دل پر اثر کرتے ہیں۔
تری فرقت میں بیتی رات تو دل کا مقدر ہے
تری قربت میں گذرے دن سہانے یاد آتے ہیں'' (۱۲)

''شام ہو چلی احساس''، محمد اعظم احساس کا مجموعہ کلام ہے۔اس کا دیباچہ ڈاکٹر صاحب نے ''احساس کی شاعری'' کے عنوان سے قلمبند کیا ہے۔اس میں انھوں نے احساس کی شاعری کے کمالات اور معاشرے کے حساسات کی دلکش انداز میں ترجمانی کی ہے۔اسی حوالے سے ڈاکٹر وسیم انجم رقم طراز ہیں:

''محمد اعظم احساس کی شاعری بھی ''حساس'' قلب وروح پر اپنے اثرات مرتب کرتی ہے۔ ان کا تخلص بھی ''احساس'' ہے اور معاشرے کے احساسات کی ترجمانی بھی خوب صورت پیرائے میں کرتے ہیں۔'' شام ہو چلی احساس'' کی نظمیں اور غزلیں ''احساس'' کو جہاں خوشی وغمی کی آغوش میں لئے ہوئے ہیں وہاں معاشرے میں پھیلے مختلف حالات نے ''احساس'' کے جذبوں کو اُجاگر کیا ہے۔'' (۱۳)

وسیم انجم کا یہ دیباچہ ''فطرت کے حسین تقاضوں کا ترجمان'' مرتضیٰ عجم کے مجموعے کلام'' نیلے سمندر میں'' سے متعلق ہے۔اس میں فطرت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے محبت کو لازمی جز قرار دیا۔اردو وادب میں'' نیلے سمندر میں'' کو منفرد مقام حاصل ہے ان کے اشعار الفاظ کی خوب صورتی اور دلکشی سے معمور ہیں۔انہی الفاظ کو مدنظر رکھتے ہوئے وسیم انجم اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں:

''مرتضیٰ عجم کے شعری مجموعے'' نیلے سمندر میں'' کئی اشعار ایسے ہیں جو ان کا مقام متعین کرتے ہیں۔ان اشعار کی بدولت یہ مجموعہ کلام نہ صرف مقبول عام ہوگا بلکہ شاعر کو ہم عصر شعراء کرام میں منفرد حیثیت سے ہمکنار کرے گا۔'' (۱۴)

وسیم انجم ایک منفرد دیباچہ نگار ہیں ان کے فلسفیانہ رویے اور موضوعات کی گہرائی کی وجہ سے دیباچہ نگاری کو مزید تقویت ملی ہے۔ان کی تحریروں میں چاشنی، تجسس اور ندرت ہے اور انداز بیان میں شائستگی ہے۔وسیم صاحب کی دیباچہ نگاری کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ انھوں نے کتاب کے ساتھ ساتھ صاحب کتاب کی عزت نفس کو بھی مجروح نہیں کیا بلکہ بھر پور حوصلہ افزائی کی ہے۔ان کی دیباچہ نگا

ری کے مطالعے سے بہت سی کتب، مصنفیں اور شعراء سے قاری متعارف بھی ہوتا ہے، جتنی بار مطالعہ کیا جائے ہر بار ایک نئی پرت سامنے آتی ہے اور ہر بڑا ادب اسی خوبی کا حامل ہوتا ہے۔

اُمیدوں اور اُمنگوں کے کھلائے ہیں گلاب اس نے
کیے ہیں سنگ ریزوں سے جواہر انتخاب اس نے
نقیب کامرانی اس کی ہر تحریر ہے گویا
حقیقت اور صداقت کا رہا! ہر آن ہے جویا

حوالہ جات

۱۔ عبدالعزیز ساحر، ڈاکٹر، مشمولہ: نگارشات انجم، راولپنڈی: انجم پبلشرز، ۲۰۰۹ئ، پسِ ورق

۲۔ عابد سیال، ڈاکٹر، مشمولہ: (رائے) ڈاکٹر محمد وسیم انجم کی ادبی خدمات، قیصر آفتاب احمد، راولپنڈی: انجم پبلشرز، ۲۰۱۵ئ، پسِ ورق

۳۔ محمد بشیر رانجھا، مشمولہ مضمون: نگارشات انجم، راولپنڈی: انجم پبلشرز، ۲۰۰۹ء، ص:۲۶

۴۔ گوہر نوشاہی، ڈاکٹر، مشمولہ: ڈاکٹر محمد وسیم انجم کی ادبی خدمات، راولپنڈی: انجم پبلشرز، ۲۰۱۵ئ، دیباچہ

۵۔ اختر رضا کیکوٹی، حیات فی القبر، راولپنڈی: ۱۹۹۶ء، ص:۳

۶۔ محمد وسیم انجم، احمد حسین مجاہد (مرتبین)، مشمولہ: نیرنگ خیال، ماہیا نمبر، راولپنڈی: پی ایم ہاؤس، لیاقت روڈ، اکتوبر ۱۹۹۹ئ، ص:۵

۷۔ محمد وسیم انجم، ڈاکٹر، نسل نو کی نمائندہ شاعرہ، مشمولہ: صراط ادب، سہ ماہی، راولپنڈی، جولائی تا ستمبر ۲۰۰۲ئ، ص:۵۔۴

۸۔ محمد وسیم انجم، ڈاکٹر، یعقوب فردوسی کی ماہیا نگاری، مشمولہ: نیرنگ خیال، ماہنامہ، مدیر: سلطان رشک، راولپنڈی: پی ایم ہاؤس، کالج روڈ، فروری ۲۰۰۴ئ، ص:۶۰

۹۔ خورشید زمان، میجر، پہلی کرن، راولپنڈی: حرف اکادمی، ۲۰۰۴ء، ص:۱۵۔۱۴

۱۰۔ ربیعہ فخری، فیض احمد فیض کی شاعری اور شخصیت، راولپنڈی: عبدالقادر پبلی کیشنز، ۲۰۰۶ئ، ص:۱۳۱۔۱۲۹

۱۱۔ بیگم مسعود نواز راجہ، چراغ جلاتے چلو، اسلام آباد: اے بی سی انٹرپرائزز، ۲۰۰۷ء

۱۲۔ شعیب زکریا شیخ، ساحل پر انتظار، راولپنڈی: حرف اکادمی، ۲۰۰۸ئ، ص:۱۱

۱۳۔ محمد اعظم احساس، شام ہو چلی احساسِ، راولپنڈی: حرف اکادمی، ۲۰۰۸ئ، ص:۹

۱۴۔ مرتضٰی عجم، نیلے سمندر میں، راولپنڈی: حرف اکادمی، ۲۰۰۸ئ، ص:۹

☆......☆......☆